اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۹۹۱ء کے اواخر میں سوویت یونین کے زوال کے ساتھ ہی بین الاقوامی سیاسی حلقوں میں یہ کہا جانے لگا کہ کمیونزم کا بحیثیت نظریہ خاتمہ ہوگیا ہے۔ مغربی دارالحکومتوں میں تو سوویت یونین کے زوال کو مغرب کے سیاسی اور معاشی نظاموں کی فتح سے تعبیر کیا گیا۔ لیکن مغرب کی مارکیٹ اکانومی اور ڈیموکریسی کی فتح پر بجائے جانے والے ان شادیانوں کی آواز مدھم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ سابق سوویت بلاک کے دیگر ممالک کے ساتھ ساتھ روس کی قومی سیاست کے افق پر مغرب مخالف کٹر قوم پرستوں نے سر ابھارنا شروع کر دیا۔ ۱۹۹۳ء کے روسی پارلیمانی انتخابات میں زرنوفسکی کی قوم پرست پارٹی کی غیر معمولی کامیابی نے مغربی ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا تھا۔ زرنوفسکی "عظیم تر" روس کی عظمت کی بحالی کا علمبردار ہے۔ وہ مغرب اور امریکہ کی طرف سے روس کے ساتھ "اہانت آمیز سلوک" پر بپھرا ہوا ہے۔ زرنوفسکی اور اُس کے ہم مسلک کٹر روسی قوم پرستوں کی زبردست عوامی مقبولیت نے مغربی ایوانہائے حکومت میں ان خدشات کو جنم دیا کہ کہیں مستقبل قریب میں مغرب اور روس کا "پارٹنرشپ فار پیس" پروگرام خطرات سے دوچار نہ ہو جائے۔

ابھی مغرب اور مغرب نواز سیاسی حلقے روسی قوم پرستوں کے خطرے سے نمٹنے کے لیے حکمتِ عملی بھی وضع نہیں کر پائے تھے کہ اُن کی "فتح" کو شکست میں بدلنے کے لیے اُن کے سابق دشمن روس اور ماضی میں سابق سوویت یونین کے زیرِ اثر مشرقی یورپ کے ممالک کی قومی سیاست پر بادل بن کر چھا گئے۔ ۱۷ دسمبر (۹۵ء) کے روسی پارلیمانی انتخابات میں روس کی کمیونسٹ پارٹی ایک زبردست قوت بن کر ابھری ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کی اس زبردست کامیابی کی وجوہات کیا ہیں؟ اس سے روس کے سیاسی مستقبل پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ کمیونزم کے اس "احیاء" میں خود مغرب کا کیا کردار ہے؟ اِس شمارے کا بیشتر حصّہ ہم نے اِن سوالوں کے جوابات تلاش کرنے کے لیے وقف کیا ہے۔

بعض قارئین کی طرف سے پرچے کی بہتری کے لیے تجاویز موصول ہوئی ہیں جنہیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ کسی قسم کا فیصلہ کرنے سے قبل ہم اِس سلسلے میں مزید تجاویز و آراء کا خیر مقدم کریں گے۔